دہرم - اور میرا نصیب یہ ضرور مددگار ہوں گے -

بڑوت سے بہار کر کے انبالہ پہنچے - اور بے دھڑک ہو کر ستیہ دہرم کا کھلا کھلا پرچار کرنا شروع کر دیا - دو چار دن ہی میں لالہ جمنا داس سرسوتی داس ناٹک چند - گوندا مل لال چند گنگا رام وغیرہ کھمیا شراوک آپ کے معتقد ہو گئے - اب آپ کا بھی حوصلہ بڑھ گیا - سانچ کو کبھی آنچ نہیں ہوتی -

انبالہ سے بہار کر کے پٹیالہ - نابھ ہو کر مالیر کوٹلہ پہنچے - اور سچے دھرم کا ڈنکا بجایا - جس کو بہت اصحاب نے منظور کیا - اور لوگوں نے چوماسہ مالیر کوٹلہ میں کرنے کی خواہش ظاہر کی - مگر آپ ابھی چوماسہ میں دیر ہونے کی وجہ سے لدہانہ میں آ گئے - اور شراوکوں کے دلوں سے اندھیرا دور کر کے انگوست دھرم کی روشنی سے فیضیاب کیا - یہاں سے بہار کر کے بکرم سمت ۱۹۲۶ کا چوماسہ مالیر کوٹلہ میں کیا - یہاں سے بہار کر کے گاوں قصبوں میں ہوتے ہوئے بکرم سمت ۱۹۲۷ کا چوماسہ نبولی میں کیا - یہاں ایک اکا چیلا ہوا اور ایک پستک آتم باونی تیار کی - ادہر بشن چند جی وغیرہ سادھوؤں نے خوب پرچار کیا اور شراوکوں کی تعداد میں اضافہ کیا -

چوماسہ کے بعد بہار کر کے انبالہ - پٹیالہ - نابھ - کوٹلہ - رائے کوٹ ہوتے ہوئے جگراؤں پہنچے - یہاں سے زیرہ کو بہار کیا - راستہ میں موضع کشن پور کے پاس آچانک پوج امر سنگھ جی بمعہ چیلوں کے آ رہے تھے ان سے ملاپ ہوا - آپ نے بندنا کی سکھ شانتی پوچھی - اور مودبانہ طریق سے پوچھا - آپ مجھ سے اس قدر کیوں ناراض ہیں - پوج جی نے کہا - کہ تو لوگوں سے کہتا پھرتا ہے - کہ پوج میری روٹی بند نا وغیرہ بند

کرر ہا ہے ۔ اگر تو اس کو صحیح ثابت کر دے تو بہتر ورنہ آٹھ برت کی سزا تجھے دی جائے گی ۔ آپ نے جواب میں کہا کہ آپ کے شراوک موہن لال اور چھوٹو لال نے یہ بات کہی ہے اگر سچ ہے تو آپ سزا اُسے لیں اگر جھوٹ ہے تو وہ سزا لے لیں ۔ میرا قصور نہیں ۔ پوج جی غصّے میں بھرے ہوئے اٹھ کر چل دیئے ۔

زیرہ کے لوگوں کو پوج جی نے بہت پختہ کیا تھا ۔ مگر آپ کے آتے ہی سب آپ کے عقیدت مند ہو گئے ۔ چند لائق شراوکوں نے سوالات سے اپنی تسلّی کر لی اور بعد ازاں آپ نے چند سوال لکھ کر اُن کو دیئے ان سوالوں کا جواب لانے کے لئے چند اصحاب پٹیالہ پہنچے ۔ مگر وہاں سے اپنے سوالوں کا جواب رام بخش وغیرہ سادھوؤں سے نہ پا کر مایوس لوٹ آئے اور آپ کے معتقد ہو گئے ۔

زیرہ میں آپ نے کلیان جی سادھو کو ست اُپدیش دیا ۔ اور سیدھے راستے پر لگایا ۔ یہ خبر پوج امر سنگھ کو پہنچی تو انھوں نے حکم چند جی سادھو کو بھدوڑ میں بلایا اور دھمکایا ۔ نتن چند حکم چند جی وغیرہ وہاں سے روانہ ہو کر جگراؤں آنے لگے تو اُن کو کہا گیا ۔ کہ آتما رام زیرہ سے جگراؤں آنے والا ہے اُس سے مت ملنا ۔ وہاں آتما رام جی خود اُن کے مکان میں جا پہنچے ۔ اور ان سے کہا کہ اگر تم کو ملنے سے روکا گیا ہے تو مجھے تو نہیں روکا گیا ۔ مہاراج بشن چند جی جواب میں بولے اپنی مطلب براری کے لئے فی الحال ہمیں علیحدہ علیحدہ ہی رہنا چاہیئے اور ستیہ پرچار کے ہر قسم کی تکلیف اٹھانے کے لئے تیار رہنا چاہیئے ۔ کچھ وقت مفید مطلب باتیں کر کے اپنی اپنی جگہ واپس آ گئے

آپ نے ہر ایک جگہ چھوٹے بڑے شہروں کا چکر لگا کر خوب عالمانہ تقریریں کیں۔ اور لوگوں کو دیو بھگتی کے فوائد بتا کر ست دھرم کے مطابق عملی جیون پیدا کرنے کا اُپدیش دیا۔ جگہ جگہ آپکا پُرتپاک استقبال ہوا۔ اور دیا کھیان میں ہزاروں کا مجمع دیکھکر مخالفین حیران رہ جاتے۔ آپ کے برخلاف مخالفوں نے کئی قسم کی بیہودہ افواہیں مشتہر کر رکھی تھیں۔ مگر جب لوگ اپنے شکوک رفع کرنے اور افواہوں کی تصدیق کے لئے آپ کے پاس آتے۔ تو آپ کی شانتی۔ حلیمی۔ سنجیدگی دیکھ کر مرجھانے لگ جاتے۔ جو لوگ باعث تعصب آپ سے ملنا نہ چاہتے تھے۔ اور دور سے پوشیدہ طور پر بُرائی کرتے تھے۔ ان کی بدکلامی کی آپ نے ذرہ بھر پرواہ نہ کی اور نفرت کا جواب اُلفت سے دیتے ہوئے اپنے پاس بلا کر شاستروں کا بغور ملاحظہ کرنے کی صلاح دیتے۔ کئی ایک مباحثہ کے لئے آتے تھے اور اپنے سوالوں کا مدلل جواب پا کر راہ راست پر آجاتے تھے۔ چند ایک سادھو تو پہلے ہی آپ کے ہمخیال تھے۔ رفتہ رفتہ اور بھی آپ کے ساتھ متفق ہو گئے۔ رفتہ رفتہ پنجاب کے جینیوں میں آپ کا اقتدار بڑھ رہا تھا۔ اُدھر رشن چند جی وغیرہ ظاہرہ پوج جی سے ڈرتے اور در پردہ مستعدی سے کام کر رہے تھے۔ پوج جی مہاراج کو بھی ان باتوں کا علم ہو گیا مگر پھر بھی انھوں نے ہمت نہ ہاری۔ اور اپنے کام میں مشغول رہے۔ پوج جی صاحب بھی اس مورتی پوجا کی بڑھتی ہوئی لہر کو دیکھ کر نہ رہ سکے۔

اب یہاں جگراؤں میں پوج جی صاحب اور رشن چند جی وغیرہ سادھوؤں میں کشمکش ہو گئی۔ اور پوج جی نے ان کو نیچا دکھانے اور اس لہر کو دبانے کے لئے مصمم ارادہ کر لیا۔ اور آخری ہتھیار آپ کو اور آپ کے ہمخیال اور مددگار

سادھوؤں کا سنگھاڑے سے باہر کردینے کا پختہ ارادہ کرلیا۔ اور جگراؤں میں ایک سادھو کو بلایا۔

بشن چندجی کو بلاکر تمام نشیب فراز واضح کرکے سوامی آتمارام جی کا ساتھ چھوڑ دینے کی ہدایت کی اور کہا کہ اگر تم آپ کی پیروی کرنے میں بضد رہو گے تو جلد خمیازہ اوٹھاؤ گے۔ بشن چندجی نے نہایت دلیری سے جواب دیا کہ ہم سچائی کے اظہار سے ہرگز باز نہیں رہ سکتے۔ آپ کو سنگھاڑے سے باہر کردینے کا اختیار ہے مگر شاستروں کے برخلاف کوئی کارروائی عمل میں لانا آپ کی شان کے شایاں نہیں ہے۔ اگر کوئی کام آپ بغیر سوچے کریں گے تو آپ کو پچتانا ہوگا۔ پوج جی صاحب نے انھیں خفا ہوکر اپنی طرز تقریر بدلنے کا حکم دیا مگر بشن چندجی نے کہا کہ ہم آتمارام جی کی پیروی کریں گے اور ہر ایک مصیبت کے لئے تیار رہیں گے۔ اور اپنے ارادے میں چٹان کی طرح قایم رہیں گے۔ پوج جی صاحب نے انھیں اُپاسرہ سے چلے جانے کا حکم دیا۔ بشن چندجی فوراً وہاں سے نیچے اُتر گئے۔

پوج جی صاحب نے یہ دباؤ دکھا کر دوسروں کو بھی مرعوب کرنا چاہا مگر وہاں تو ایک تار نہیں بلکہ سارا تانا ہی بگڑا ہوا تھا۔ حاکم رائے حکم چندجی وغیرہ سرگوشیاں کرنے لگے۔ پوج جی صاحب نے اُن سے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ جواب دیا کہ ہمارا بشن چندجی بغیر دل نہیں لگتا۔ پوج صاحب بولے تم بھی جاؤ۔ اِس طرح رفتہ رفتہ بارہ پڑھے لکھے سادھو اُپاسرے سے اُتر گئے۔ اور ہر ایک جگہ حکمنامے جاری کرائے کہ آتمارام وغیرہ بیس سادھو دھرم سے بھرشٹ ہوگئے ہیں اُن کو رہنے کے لئے جگہ نہ دینا۔ روٹی پانی نہ دینا۔ بندنا نہ کرنا۔ اور مکمل طور سے ان کا بائیکاٹ کرنا۔ اُن کا خیال تھا کہ اس قدر سختی کرنے سے

وہ آکر معافی کے طلبگار ہوں گے۔ مگر یہ صرف وہم تھا۔ اور خیالی پلاؤ تھے۔

جب بشن چند حاکم رائے وغیرہ بارہ سادھو آپ سے آکر ملے اور آپ کے ساتھ پیشتر آٹھ سادھو تھے کل بیس سادھو ہو گئے۔

سوامی آتما رام جی نے نہایت دور اندیشی سے حالات جانچ لئے۔ اور بشن چند جی و اُن کے ہمراہی سادھوؤں کو تسلّی دیتے ہوئے کہا کہ میں اچھی طرح محسوس کرتا ہوں کہ اب آپ کے لئے باعزّت طریقہ سے اُن کے درمیان رہنا مشکل تھا آپ کے دلیرانہ جواب سے میں خوش ہوں۔ میرے ساتھ آؤ۔ کمر ہمّت کس کر میدان عمل میں نکلو اور پنجاب کے تمام جینیوں کو سچے دھرم سے بہرہ اندوز کر کے دیو پوجا پرچار کر دو۔ جین سماج میں اتفاق اور اتحاد قایم کر کے اس کی کمزوریوں کو دور کرنے میں میرا ہاتھ بٹاؤ۔ اور اصلاح کی زبردست لہر پیدا کر دو۔ اب ہمیں کام کا پروگرام فوراً بنا لینا چاہیئے۔ آپ کی علیحدگی سے مخالفت کھلے زور سے ہوگی۔ اب ہمیں بڑی ہمّت اور حوصلے کے ساتھ کام کرنا ہے۔ بشن چند جی وغیرہ سب نے یکزبان جواب دیا کہ ہم سب آپ کے فرمان کی بسر و چشم تعمیل کریں گے۔ پس آپ نے سب کو مستعدی سے پرچار کرنے کی ہدایت کی۔ بیس سادھوؤں کے تین۔ تین چار چار کے جتھے بنا دیئے اور باقاعدہ پروگرام بنا کر وہ سب چاروں طرف پنجاب میں پرچار کرنے لگے۔

دوسری طرف پوج جی نے باقیماندہ سادھوؤں سے مشورہ کر کے یہ طے کیا کہ پنجاب کے ہر شہر اور گاؤں میں شراوکوں کے پاس بدیں مضمون خطوط روانہ کئے جائیں۔ کہ آتما رام وغیرہ بیس بائیس سادھو دھرم بھرشٹ ہو گئے ہیں اور جین سادھو کے آچار سے گر کر مورتی پوجا کا پرچار کرنے لگ گئے ہیں

انھیں سنگھاڑے سے باہر کر دیا گیا ہے۔ شراوک لوگ ہرگز انکا استقبال نہ کریں۔ جہاں تک ممکن ہو سکے انھیں آہار پانی سے محروم رکھا جائے۔ اور قیام کو مکان تک مہیا نہ کیا جائے۔ اِس مکمل بائیکاٹ کر دینے سے اُن کا خیال تھا کہ آپ کے ساتھی جلد ہی پوج جی صاحب کے قدموں پر گر کر معافی کے طلبگار ہوں گے۔ جگہ جگہ خطوط لکھنے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بہت سے مقاموں پر جین شراوکوں نے آپ کو اور آپ کے ہمخیال سادھوؤں کو بندنا نمسکار کرنا بند کر دیا۔ چند ایک جگہوں پر شروع میں آہار پانی اور رہنے کو جگہ میسر نہ ہونے سے تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ سچی مردانگی اور عقیدت کا امتحان مصیبت کے وقت ہوتا ہے۔ اشاعت دھرم کے جوش نے آپ کے ہمراہیوں میں قوت برداشت پیدا کر دی اور وہ تمام مصائب و تکالیف کا مقابلہ کرتے ہوئے اور آہار پانی میسر نہ ہونے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے گاؤں گاؤں میں گھوم گئے۔ اور جین دھرمیوں کو صحیح واقعات سنا کر انھیں شاستروں کا مطالعہ کرنے کی ہدایت کرنے لگے۔ وہ سچائی کی چٹان پر کھڑے تھے۔ اور لوگوں کو اس کی ترغیب دیتے تھے۔ اُن کی انتھک کوششوں کا نتیجہ جلد ہی ظاہر ہو گیا۔ شری پوج جی مہاراج کے اعلان کے برخلاف کھلبلی مچ گئی اور بہت لوگ خطوط کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آپ کے معتقد بن گئے۔ جہاں پہلے آپ کے ہمراہی آہار پانی سے محروم رہتے تھے وہاں اُن کا پرتپاک استقبال ہونے لگا۔ جو ذرائع آپ کو اور آپ کے ہمخیال سادھوؤں کو بدنام کرنے کیلئے اختیار کئے گئے۔ اُن کا اِس جگہ دھرانا بھی خلاف تہذیب ہے اتنا ہی کہدینا کافی ہے کہ آپ کی زیر سر کردگی قریباً بیس سادھوؤں نے اپنی انتھک کوششوں

سے تمام رکاوٹوں کا مقابلہ کرتے ہوئے دو سال کے قلیل عرصہ میں سات ہزار
سے زاید شتراوکوں کو اپنا ہمخیال بنایا - بکرم سمت ۱۹۳۱ کے چترماس
کے بعد تمام آپ کے ہمخیال سادھو آیندہ پروگرام مرتب کرنے کے لئے
لدھیانہ اکٹھے ہوئے -

لدھیانہ کی اس میٹنگ میں چند برگزیدہ سادھوؤں نے آپ سے
درخواست کی کہ قریبًا ہر جگہ مورتی پوجا کے حامی پیدا ہوگئے ہیں - اب آپکو
دلی ارادہ پورا کرنے کے لئے گجرات کی طرف روانہ ہونا چاہیئے -

آپ نے خوب غور و خوض کے بعد فرمایا کہ ابھی دو سال تک اور
پنجاب میں شتراوکوں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے - ایسا نہ ہو - کہ
پنجاب سے چلے جانے کے بعد ان پر ظلم و ستم ہوں اور برادری میں انھیں
تنگ کیا جاوے - ابھی ترتیب دینے کا کام باقی ہے - اور شتراوکوں
کی تعداد میں اضافہ کرکے اُن کے رُعب داب کو قایم کرنے کی ضرورت
ہے - لیکن بہت سے سادھوؤں کے اصرار کرنے پر کہ وہ تیرتھ یاترا
کا جلد لابھ اٹھانا چاہتے ہیں کیونکہ زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں - آپ
گجرات کی طرف جلد روانہ ہونے کے لئے مجبور ہوگئے - جلد ہی لدھیانہ
میں پنجاب کے ہر ایک شہر اور گاؤں سے چیدہ چیدہ شتراوکوں
کو لدھیانہ اکٹھے ہونے کے لئے خط لکھے گئے - آپ کا حکم پاتے ہی
۲۷ شہروں سے پانچسو سے زیادہ شتراوک لدھیانہ اکٹھے ہوگئے -
ان سب کے روبرو سوامی آتمارام جی نے ڈھائی گھنٹے تک نہایت موثر
دھرم اُپدیش دیا - اور سادھوؤں کے ساتھ گجرات کی طرف
اپنی روانگی کا خیال ظاہر کرکے انھیں اپنے عقیدوں میں چٹان کی

طرح مضبوط رہنے کی ہدایت کی۔ انھیں اُن کی آنے والی تکالیف پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ جو شخص امتحان میں کامیاب نکلتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے مضبوط ہو جاتا ہے سادھوؤں کی عدم موجودگی کا زمانہ گرہستھیوں کے لئے ایک امتحان ہوگا۔ جس سے یہ پتہ لگے گا کہ ستیہ دھرم میں لوگوں کی شردھا کہاں تک ہے۔ آپ نے جلد گجرات سے واپس آکر اُن کی خبرگیری کرنے کا وعدہ کیا۔ فراہم شدہ برگزیدہ اصحاب نے آپ کو اچھی طرح اس بات کا اطمینان دلایا کہ وہ آپکی عدم موجودگی میں ہر طرح مضبوط رہیں گے۔ اچھی طرح تسلی کر لینے کے بعد سوامی آتمارام جی مع بیس بائیس سادھوؤں کے لدھیانہ سے گجرات کی جانب نہایت کروفر کے ساتھ شراوکوں کے جے کاروں کے درمیان روانہ ہو گئے۔

کاٹھیاواڑ گجرات کو روانگی

بکرم سمت ۴۲ - ریل میں سفر کرنے والے جو رات کو ٹرین میں سوار ہو کر سو جاتے ہیں صبح آنکھ کھلنے پر وہ سینکڑوں میل پر پاتے ہیں - وہ پیدل سفر کرنے والوں کی دقتوں کا اندازہ نہیں لگا سکتے - موجودہ زمانے میں پیدل سفر بھی اتنا خطرناک نہیں کیونکہ سڑکیں اور راہ گذر بہت صاف ہو گئی ہیں - مگر ان دنوں مسافروں کو مردم آزار ڈاکوؤں لٹیروں کا ہی ڈر نہ تھا بلکہ خونخوار جنگلی جانوروں کا بھی خوف تھا - سوائے مسلح انسان کے اتنا دور دراز سفر اختیار کرنا سخت مشکل تھا - پھر ان بے سروسامان یا پیادہ جین سادھوؤں کا - جو اس دیش کا راستہ نہ جانتے ہوں - وہاں کوئی شناسائی بھی نہ ہو - صرف تیرتھ یاترا اور سچے گورو کی تلاش میں قدم ہمت رکھ کر روانہ ہونا یہ مردانگی آپ کا ہی کام تھا وہ شیر دل نڈر مرد راستہ کی تکلیفات آہار پانی کی تنگی عدم واقفیت سے بالکل ہراساں نہ ہوئے - لدھیانہ سے سولہ سادھوؤں کے ہمراہ آپ میرٹھ کے راستے پالی میں تشریف لائے اور یہاں آکر آپ نے منہ پتی منہ سے اتار دی اور جین شاستروں کے مطابق لباس دھارن کیا اور سفر کی صعوبت اور ماندگی دور کرنے کے لئے دو ہفتے تک یہاں قیام کیا - پالی کے پاس پانچ قدیم جین تیرتھ - ورکانا - ناڈول - ناڈلائی - گھانے راؤ رانک پور - جو پنچ تیرتھی کے نام سے مشہور ہیں ان کی یاترا کے لئے روانہ ہوئے

اوّل ورکاناجی - بھگوان پارشن ناتھ جی کے درشن کیئے - وہاں سے ناڈول جہاں سمپرتی[1] راجہ کا بنایا ہوا شری شانتی ناتھ جی کا بہت پرانا مندر ہے درشن کیئے - بکرم سمت کی تیسری صدی میں شریمان دیوسوری جی نے لگھوشانتی[2] ستوتر ایک گپھا میں بیٹھ کر بنایا تھا - جو اب بھی موجود ہے - ملاحظہ کی - اس طرح جین دھرم کے تواریخی حالات کا بغور مطالعہ کرتے ہوئے - ناڈلائی بھگوان رشب دیو جی کے درشن کیئے - جہاں کے مندر بھی بہت قدیمی ہیں وہاں سے گھانے راؤ وغیرہ بیسیوں پراچین جین مندروں کے درشن کرنے سے سادھوؤں کو بڑا آنند ہوا - وہاں سے رانک پور جی کا مندر جو دھنا سیٹھ پوردال کا بنوایا ہوا ہے - اگرچہ یہ مندر بہت پرانا نہیں ہے لیکن وضع قطع میں بے مثال ہے - اِس کی پرتشٹھہ بکرم سمت ۱۴۹۶ میں سوم دیوسوری نے کرائی تھی - روایت ہے کہ اس کی بنیاد اشٹ دھات کی اینٹوں سے جو چکیشوری دیوی کے طفیل سے دستیاب ہوئی تھیں رکھی گئی تھی - چار مورتیاں چاروں طرف میں ایک جیسی ہیں - مندر بہت عالیشان اور کشادہ سفید سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے - ۱۴۴۴ استونوں پر کھڑا ہے - درمیان میں کوئی دیوار نہیں ستون اور چھت پر سنگ تراشی نہایت عمدہ ہے - اور مندر کے نیچے چوراسی تہ خانے ہیں - سب ایک دوسرے سے جُدا جُدا ہیں

---

[1] سمپرتی راجہ بڑا مشہور جینی راجہ ہوا ہے جس نے ایک کروڑ سے زائد جین مورتیاں نئی بنوائیں تھیں

[2] لگھو شانتی ستوتر کے مصنف کے وقت سخت مہاماری پڑی اُس مصیبت کو سنگھ سے دور کرنے کیلئے مان دیو سوری نے تصنیف کی اسکے پڑھنے اور سننے سے شانتی ہوگئی - وہ آجکل عام طور پر روزانہ پرتی کرمن کے اخیر میں پڑھی جاتی ہے

باون چھوٹے بڑے مندر ہیں۔ لاکھوں روپیوں کی لاگت سے عظیم الشان نہایت خوبصورت قابل دید تیرتھ کے درشن کر کے پرسن ہوئے۔ موجودہ وقت میں یہ مندر دامن کوہ میں جھاڑیوں کے درمیان واقع ہے۔ مگر جسوقت یہ مندر تعمیر ہوا تھا۔ اُن دنوں اِس گرد و نواح میں لاکھوں جینیوں کی آبادی تھی اور ہزارہا جینی پوجا کرتے تھے مگر زمانہ کے انقلاب سے وہاں کھنڈرات ہی نظر آتے ہیں۔ چاروں طرف جنگل بیابان ہے۔ صرف ایک دھرم شالہ جہاں یاتری آکر ٹھہرتے ہیں آبادی کا کوئی نام نشان نہیں۔ اسکو دیکھ کر سب سادھو باغ باغ ہو گئے۔ اس طرح پانچ تیرتھی کی یاترا کر کے آپ سب منی راجگان کے ہمراہ بالی گام جہاں پانچسو گھر شراوکوں کے اور دو مندر جینیشر بھگوان کے ہیں تشریف لائے۔ یہاں سے رفتہ رفتہ بہار کرتے ہوئے شوگنج پہنچے۔ اور وہاں سے بطرف سروہی بہار کیا۔

وہ راستہ ایسا پُرخار اور جھاڑیوں سے اٹا ہوا تھا۔ جہاں سے گزرتے ہوتے پاؤں چھلنی ہو گئے۔ بدن پر خراشیں آگئیں کپڑے پھٹ گئے اس پر طرہ یہ کہ پلنگ و شیر و بھیڑیئے وغیرہ درندوں کی خوفناک آوازیں دل کو دہلا رہی تھیں۔ قدم قدم پر پاؤں سے کانٹے نکالنے پڑتے تھے کئی جگہ سے خون ٹپک رہا تھا۔ مگر اُس تکلیف میں کچھ مزا بھی تھا۔ جو دکھ کو یکدم بھلا دیتا تھا اور آگے بڑھنے کا شوق دلاتا تھا۔ وہ کیا تھا۔ کوس دو کوس سفر کرنے میں جین مندر دیکھنے میں آجاتا تھا۔ دل کو شانتی اور غم غلط ہو جاتا تھا کسی زمانے میں تقریباً تین لاکھ جین اوسوالوں کی آبادی اور سینکڑوں مندر اِس علاقہ میں تھے۔ مگر اب بجائے لاکھوں کے ہزاروں گھر اِس وقت رہ گئے ہیں۔ مندر اب بھی سینکڑوں کی تعداد میں ہیں اِسطرف

درشن کرتے ہوتے سروہی۔ جہاں چار سو[۱] گھر شرادکوں کے اور چودہ شری جین مندر ایک ہی بنیاد پر کھڑے ہیں۔ تشریف لائے۔ یہاں چند یوم آرام کر کے کوہ آبو تشریف فرما ہوئے۔ دیول واڑہ میں چار مندروں کے درشن کئے۔ ایک مندر بملا شاہ کا بنوایا ہوا ہے۔ ایک مندر وستوپال تیج پال کا بنوایا ہوا ہے۔ اور دو مندر اور باہر ہیں۔ مذکورہ نمبر ا و نمبر ۲ وضع قطع کے لحاظ سے روئے زمین پر لاثانی ہیں۔ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ اور نقش و نگار و گل کاری کا یہ عالم ہے۔ کہ انسان کی عقل دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے۔ کیا اِس کے بنانے والے انسان تھے یا دیوتا۔ اگرچہ اِن میں ہیرا۔ نیلم۔ پکھراج جڑا ہوا نہیں ہے۔ تاہم سنگ تراشی دل کو محو حیرت بنا دیتی ہے۔ اِن مندروں کے دیکھنے کے لئے جین یاتروں کے علاوہ سینکڑوں سیّاح ہر ایک مذہب اور ملّت کے ہندوستانی صنعت اور حرفت کا ملاحظہ کرنے والے دور دراز سفر طے کر کے یہاں آتے ہیں۔ بذریعہ خوردبین لیٹ کر چھتوں کی صنعت کاری کو دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔ یہ عمارتیں جین قوم کی بزرگی و فضیلت کی بہترین یادگار ہیں۔ اِن عمارتوں سے جینیوں کی فن تعمیر کا کمال ظاہر ہوتا ہے۔

وہ گھوڑا جس پر بملا شاہ سوار ہے۔ اور بارہ ہاتھیوں پر وہ مہاراجے جو بملا شاہ کے مفتوحہ[۱] تھے سوار ہیں اِن کی کاریگری اور بناوٹ بھی کمال ہے۔ ٹاڈ صاحب نے ٹاڈ راجستھان میں اس بارے میں مفصل طور پر مضمون تحریر کیا ہے۔

[۱] جن کو بملا شاہ نے بروقت وزارت فتح کیا تھا ۱۲

اُن مندروں کے درشن کرکے آپ اور آپ کے ہمراہی از حد شاداں
ہوئے۔ وہاں سے تین کوس کے فاصلے پر اچل گڈھ گئے یہ کوہ آبو کی سب
سے اونچی چوٹی ہے۔ اِس پر ایک عالیشان جین مندر عین چوٹی کے
اوپر بنا ہوا ہے۔ جہاں ۱۴ پرتما سونے کی ۱۴۴۴ من کی کہی جاتی ہیں
درشن کئے۔ اُن کے درشن سے از حد خوشی ہوئی۔ وہاں سے واپس
کوہ آبو سے اُتر کر کئی ایک گاؤں سے ہوتے ہوئے۔ دیس گجرات کی
حد پر پالن پور ریاست میں پدھارے۔ آپ کی علمیت طرز اپدیش
آپ کے نئے پروانہ راہداری تھا۔ جس جگہ آپ جاتے لوگ آپ کی
شخصیت کی بدولت کھچے چلے آتے تھے۔ اور آپ سے دہرم اُپدیش
سنکر نہایت مسرور ہوتے تھے۔ چونکہ آپ کی شہرت پالن پور میں
پہلے ہی پہنچ چکی تھی جوق در جوق لوگ آپ کے استقبال و درشن کو آئے
اور بہت آنند ہوئے۔ شری سنگ کی التجا سے آپ یہاں چند روز
ٹھہرے رہے۔ روز بروز آپ کی شہرت پھیلنے لگی۔ کوئی کہتا تھا۔ کہ یہ
پورنماشی کا چاند ہے۔ دوسرا بولتا نہیں ماہتاب نہیں آفتاب ہے۔
یہ سورج کی مانند اندھکار کو ناش کرنے والا ہے۔ ہمارے ملک سے
جہالت کو دور کرنے والا ست جگ کا نمونہ پنجاب سے آیا ہے۔

آپ ابھی پالن پور میں تھے۔ کہ احمد آباد کے معزز مہاتموں کیطرف
سے تشریف آوری کے لئے پتر پر پتر آنے لگے۔ کیونکہ وہانکے شراوکوں
کو آپکے درشن کا کمال اشتیاق تھا۔

احمد آباد کے نگر سیٹھ پریما بھائی۔ دولپت بھائی نے اپنا خاص آدمی
آپکی خدمت میں بدیں غرض روانہ کیا کہ آپ جلد احمد آباد پدھاریں۔ چند یوم پالن پور

قیام کر کے احمد آباد کا راستہ آپ نے اختیار کیا - سدھپور - پاٹن - مہسانا وغیرہ کئی ایک شہروں سے ہوتے ہوئے اور متبرک تیرتھ اور جین مندروں کے درشن کرتے ہوئے آپ بھونی گام پدھارے -

بھونی گام شری ملّی ناتھ جی. اُنیسویں تیرتھنکر کا تیرتھ ہے - اِسکے متعلق دلچسپ واقعات آپ کے سننے میں آئے - شری مّلی ناتھ جی کی مورتی ایک ٹھاکر کو جب کہ وہ ایک کنواں کھودتے تھے - دستیاب ہوئی تھی - جب مورتی کو گرد و غبار سے صاف کیا گیا اور دودھ سے اشنان کرایا گیا - اور بغور دیکھا گیا - تو شری مّلی ناتھ بھگوان اُنیسویں جین تیرتھنکر کے درشن ہوئے اُس وقت ہزارہا مرد و زن جائے وقوع پر جمع ہو گئے - یہ مقام دو قصبوں کے درمیان واقع تھا ایک طرف قصبہ جہاں بہت جینیوں کی آبادی تھی - دوسری طرف بھونی گام جہاں صرف ایک جینی گھر تھا - ان ہر دو مقامات والے اپنے اپنے گاؤں میں لیجانے پر مصر تھے - ہر ایک اپنا اپنا حق فائق بتلاتا تھا - اس تکرار کو بڑھتا دیکھ کر اجین و جین ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے فیصلہ کیا کہ بھگوان کو رتھ پر بٹھا دیا جاوے - چونکہ یہ مورتی بہت چمتکاری معلوم ہوتی ہے - جس طرف آپ کی اچھا ہو گی ایک قدم چلے گی - الغرض بھگوان کے رتھ کو بغیر بیل جوتے چھوڑ کر عوام پرارتھنا میں مشغول ہو گئے - دیوکارن رتھ کا رُخ دوسری طرف سے پلٹ کر بھونی گام جہاں صرف ایک ہی شراوک کا گھر تھا - خود بخود ہو گیا - اُسی وقت جے کاروں کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے بھونی جی لا کر ایک معمولی مکان میں رکھی گئی - دور دراز مقامات سے شردھالو لوگ آنے شروع ہو گئے - اور مندر کی عمارت شروع ہو گئی - اِس وقت وہ مندر

ایسا خوبصورت سنگ مرمر کا بنا ہے۔ جو آبوجی کے مندروں کو چھوڑ کر اور سب سے سبقت لیگیا ہے۔ آپ نے اسیوقت وہاں یہ بھجن شری ملی ناتھ بھگوان کی تعریف میں نیا تصنیف کر کے گایا۔

بھجن

انچلی۔ جن راجہ تاجہ ملی برابے بھونی گام میں

(۱) دیش دیش کا یا تر وا آوے۔ پوجا سرس رچاوے۔
ملی جنیشر نام سمر کے من وانچھت پھل پاوے جی۔ جن راجہ
(۲) چترورن کے نرناری مل منگل گیت گراویں
جے جے کا پنچ دھنی باجے۔ سر پر چھتر دھراوے جی۔ جن راجہ
(۳) ہنسک جن ہنسا تجی پوجے۔ چرنین سیس نواوے
تو برھما تو ہری شنکر اور دیو نہیں بھاوے جی۔ جن راجہ
(۴) کرونا رس بھرے نین کچورے۔ امرت رس برساوے
وون چند چکور جونرکھی۔ تن من اتی ہلساوے جی جن راجہ
(۵) آتم راجہ تربھون تا جیا چدا نند من بھاوے
ملی جنیشر من ہر سوامی۔ تیرا درش سوہاوے جی جن راجہ

یہ مقام دھانلہ سے آجکل بھونی روڈ اسٹیشن پر واقع ہے۔ اس علاقہ کے اجین لوگ آجکل بھی فصل آنے پر پہلے بھیٹ چڑھا کر پھر غلہ گھر لے جاتے ہیں۔ اس گاؤں کے قرب وجوار میں کسی جیو کو مارنے اور شکار

کھیلنے کی اجازت نہیں۔

احمد آباد اور شری شانتی ساگر جی

اُن دنوں گجرات میں شری شانتی ساگر جی مہاراج کا طوطا بولتا تھا۔ اور اُن کی تعریف ہو رہی تھی۔ بیشک وہ بڑے وِدوان اور پنڈت تھے۔ اور اُن کی تقریر اور تحریر زوردار تھی۔

گجرات بھر میں کوئی سادھو اُن کے مقابلے میں نہ تھا۔ وہ جین دھرم کا پیرو تو ضرور تھا لیکن بہت کارروائی جین شاستروں کے خلاف کر رہا تھا۔ سادھو دھرم اختیار کر کے گرہستیوں سی عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتا تھا۔ وہ اپنے عقیدوں کی خوب زور شور سے اشاعت کر رہا تھا۔ بہت سے شراوک لوگ اسکی علمیت کے دلدادہ ہو کر اُس کے جال میں پھنسے ہوئے تھے۔ جب شانتی ساگر جی نے آپ کی آمد کی خبر سُنی تب نہایت ہوشیاری سے چند چالاک جاسوس آپ کی خدمت میں روانہ کر دئے۔ جنھوں نے کمال صفائی سے شانتی ساگر جی کی علمیت کیرکٹر اور رسوخ کی تعریف کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

ان جاسوسوں نے آپ کو شری شانتی ساگر جی کے پاس ٹھہرنے کی دعوت دی اور یقین دلایا کہ وہ آپ جیسے وِدوان سادھو کی عزّت اور تعظیم کریں گے۔ اور اپنا تمام رسوخ آپ کی نیک نامی بڑھانے میں صرف کر دیں گے۔ اِس طرح بہت سی چالیں آپ کو قابو میں لانے کے لئے چلائی گئیں مگر آپ کوئی ناتجربہ کار شخص نہ تھے۔ کہ گجراتیوں کی عادت

اور خصلتوں سے واقف ہوئے بغیر احمد آباد کی دھارمک سماجک حالت کا چشم
خود ملاحظہ کئے بغیر ہی وعدے کر بیٹھتے آپ کا صرف یہی جواب تھا۔ کہ احمد آباد
گجرات کا مرکز اور جینیوں کا شرومنی نگر ہے۔ وہاں پہنچے بغیر ہم اپنی کوئی رائے
قایم نہیں کر سکتے۔ وہاں پہنچکر جیسا مناسب ہوگا۔ ویسا ہی عمل میں لایا جاویگا

احمد آباد

اس وقت تک آپ احمد آباد کی تمام پارٹیوں اور دھڑہ بندیوں سے
بالاتر تھے مگر ہر ایک فریق اس بات کا خواہشمند تھا۔ کہ آپ اُن کے ساتھ
شامل ہو کر اُن کی پارٹی کی عزت افزائی کریں۔ چنانچہ استقبال کے لئے
ہزاروں کی تعداد میں مرد و زن بلا امتیاز فرقہ بندی احمد آباد سے باہر تین چار
کوس تک معہ باجے گاجے کے پہنچگئے۔ اُن میں نگر سیٹھ پریما بھائی و دلپت بھائی
اور بڑے بڑے سیٹھ اُمرا، و رؤسا، لوگ شامل تھے۔ آپ کے درشن
کرتے ہی جے کے نعرے بلند کرنے لگے۔ نہایت نمرتا سے قدمبوسی کرنے لگے
آپ نے بھی دھرم لابھ دیکر مختصر و پرمعنی اُپدیش دیا۔
شہر تک پہونچتے پہونچتے ہجوم از حد بڑھ گیا۔ آپکا قد و قامت رعب
داب شکل وصورت دیکھ کر ہر کہ و مہ شاداں ہوئے۔ شاندار جلوس کے
ساتھ شہری سنگ نے آپ کو بمعہ سولہ سادھوؤں کے سیٹھ دلپت بھائی
جی کے وسیع بنگلے میں ٹھہرایا آپ کے تشریف فرما ہوتے ہی ہزار ہا لوگ
ایک پنجابی منی راج کا اُپدیش سننے کے لئے جمع ہو گئے۔ اپنی ٹھکاوٹ کی
پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ دھرم کیا چیز ہے۔ اِس مضمون پر آپ نے دو گھنٹہ
تک زبردست اُپدیش دیا۔ اگرچہ آپ ہندی عام بھاشا میں بول رہے تھے

مگر مضمون اسقدر دلچسپ اور آواز میں وہ مٹھاس تھی۔ مضمون اس طرح خلاصہ
کیا گیا تھا۔ وہ لوگ گجراتی ہوتے ہوئے بھی بخوبی سمجھتے تھے۔ جب تک آپ
بولتے رہے حاضرین مکمل خاموشی سے سنتے رہے۔ اِس پہلے ہی ویاکھیان
سے لوگ آپ کی علمیت اور شخصیت پر شیدا ہو گئے۔ سوامی آتمارام جی
کا پہلا کام جین مندروں[1] کے درشن کرنا۔ اور وہاں کے چیدہ چیدہ جین
شراوکوں سے واقفیت پیدا کرنا تھا۔ آپ کو احمد آباد کے تواریخی حالات
سنکر بہت خوشی ہوئی۔ جب شہنشاہ اکبر نے شری ہیروجے سوری جی
جنکی تعریف سنکر جین دھرم کی واقفیت حاصل کرنے کی غرض سے انھیں
دہلی آنے کی درخواست کی تھی۔ اور اُن دنوں گجرات میں براجمان تھے
صوبہ دار احمد آباد نے بموجب حکم اکبر بادشاہ بہت عزت و تعظیم سے سوری جی
کو بحفاظت تمام دہلی پہنچایا تھا۔ اُس زمانے کی ہیروجے سوری جی کی مورتی
ڈوسی واڑہ میں اشٹاپد جی کے مندر میں موجود ہے آپ نے درشن کئے
صبح و شام آپ کے پاس لوگوں کا جمگھٹا رہتا تھا۔ آپ ہر ایک کے سوالات
کا جواب اس خوبی سے دیتے تھے۔ کہ تمام شہر آپ کا گرویدہ ہو گیا۔ احمد
آباد پڑھے لکھے جانکار شراوکوں کا گھر ہے۔ وہاں دو ہی قسم کے سادھو
ٹھہر سکتے ہیں۔ اوّل وِدوان۔ دویم روٹی کھا کر بھجن کر کے چُپ رہنے والا
اُن دنوں احمد آباد میں کئی پرسدھ سادھو تھے۔ اور وہ علیحدہ علیحدہ خیال
رکھتے تھے ہر ایک یہی چاہتا تھا۔ کہ آتمارام ہماری پارٹی میں شامل ہو جاوے
تاکہ ہمارا پکش زبردست ہو جاوے۔ خصوصاً شانتی ساگر جی اس بات کی

[1] احمد آباد میں پانچسو شکھر بندھ جین مندر ہیں ۱۲

انتہائی کوشش میں تھے۔ کہ آپ کو اپنا ہمخیال بنا لیں۔ دیگر تپسوی منی وجے
جی جو ہمیشہ دن بھر ایک ہی دفعہ آہار اور ایک ہی دفعہ پانی پیتے تھے اس
کوشش میں تھے کہ کہیں آتما رام شانتی ساگر کا ہمخیال نہ ہونے پاوے
کیونکہ اگر یہ دُووِدوان مل گئے تو گجرات میں جین دھرم کو دھکّا لگنے کا اندیشہ
ہے۔ منی وجے جی نے جوہر ساگر کو جو ایک مشہور اور وِدوان سادھو تھے بلوایا
وہ سیدھے آپ کے پاس آکر ٹھہرے اور آپ کے خیالات کی جانچ
کرنے لگے۔ تھوڑے دنوں میں انھیں آپ کے اور شانتی ساگر کے
خیالات میں زمین و آسمان کا فرق معلوم ہوا۔ بس جلد ہی آپ کا شری
منی وجے جی تپسوی و بوٹے رائے جی مہاراج وورِدھی چند جی۔ مول چند جی سے
میل جول ہو گیا وہ اُن دنوں ہاتھی پول میں قیام پذیر تھے۔ آپ اکثر منیا س
رتن وجے جی منیا س وِدیا بل جی سے جو ڈوسی واڑہ کی پول میں رہتے
تھے ملا کرتے تھے۔ شانتی ساگر جی اپنے اپاسرہ واقعہ پنجرہ پول میں
رہتے تھے۔ آپ اُن کے درشن کے لئے بھی تشریف لے گئے۔ متلاشی
حق کو ہر ایک سے ملنے میں کچھ نہ کچھ ضرور حاصل ہوتا ہے۔ وہاں جاکر عجیب
ماجرہ دیکھنے میں آیا۔ شانتی ساگر جی جین سادھوؤں کے اصول کیخلاف
معہ چند آدمیوں اور عورتوں کے ایک ہی دری پر بیٹھے تھے۔ قریباً دو گھنٹے
تک آپ کی اور شانتی ساگر جی کی گفتگو ہوتی رہی۔ آپکو شانتی ساگر جی کی ذہانت
اور علمیت میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ تھا۔ مگر وہ نت کرم میں بہت گرا
ہوا تھا اسلئے آپ کے لئے وہ پوری عزت کا مستحق نہ تھا۔ چارتر دھرم
نہایت ضروری ہے بغیر باقاعدہ کیرکٹر کے سادھو کا جیون نِسپھل ہے
شانتی ساگر کے چارتر کو بچشم خود دیکھ کر آپ کا دل اُس سے برگشتہ ہو گیا

اور آپ لوگوں کو اس کے بُرے اثرات سے بچانے کی تجاویز سوچنے لگے۔ آپ نے اوشک سوتر سنانا شروع کیا۔ جس میں سادھو کے کریہ کانڈ کا ذکر ہے۔ آپ نے مفصل و مشرح ویاکھیانوں میں واضح طور سے بتایا کہ جین سادھو کی کیا صفات ہیں اور گرہستیوں کو کس طرح اور کیسے گوروؤں کو بندنا کرنی چاہیئے۔ آپ کی تقریر نہایت فصیح تھی۔ جو موثر ثابت ہوئی۔ آہستہ آہستہ لوگوں پر شانتی ساگر کی کمزوریاں ظاہر ہو گئیں۔ اس کا رسوخ دن بدن کم ہونے لگا۔

شانتی ساگر بہت دیر تک خاموش نہ رہ سکا۔ اُس نے جلد ہی آپکو مباحثہ کے لیئے چلنج دیا۔ آپ نے موقع کو غنیمت سمجھکر فوراً منظور کر لیا۔

یہ خبر جلد ہی پھیل گئی اور مباحثہ کے روز ہزاروں لوگ سیٹھ دلپت بھائی کے بنگلے میں اکٹھے ہو گئے۔ شانتی ساگر کے مداح طرح طرح کی باتیں اُڑا رہے تھے اور کہتے تھے۔ کہ پنجابی سادھو کی کیا طاقت ہے جو ہمارے گرو کا مقابلہ کر سکے مباحثہ بہت دیر تک ہوتا رہا۔ شانتی ساگر نے مشکل ترین سوالات کیئے مگر سب کا جواب تسلی بخش پایا۔ اب تو گیان کو چھوڑ کر سادھوؤں کے چارتر کے بارہ میں سوال و جواب ہونے لگے۔ جب سوتروں کے حوالجات سے آپ نے جین سادھوؤں کے کرتویہ لوگوں کو سنائے تو شانتی ساگر جی کے پاؤں تلے سے زمین نکلنے لگی اور وہ اپنے روزمرّہ کے کرتویہ کو شاستروں کے مطابق صحیح ثابت نہ کر سکا۔

آپ نے للکار کر کہا۔ کہ چارتر کے بغیر گیان لنگڑا ہے۔ اگر عالم شخص باعمل نہ ہوئے تو اُس پر سخت افسوس ہے۔ ہٹ دھرم عاقبت کو بگاڑ دیتا ہے۔ اِس لیئے ہر ایک کو سچائی کی شرن لیکر جھوٹ تیاگ دینا